ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ
حق البیان
فی
ازالۃ البہتان
تصنیف تازہ
مولوی محمد ابراہیم صاحب وارد دہلی در جواب فرقہ لامذہب
۱۲۸۳

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الذی هدانا لاتباع سید المرسلین وایدنا
بالهدایة الی دعائم الدین ویسر لنا اقتفاء اثار السلف الصالحین وطهر
قلوبنا من التعصب والاحداث فی الدین ونحمده ونستعینه فی کل
احیان ونتوکل علیه ونعتصم به فی کل زمان ونستغفره من الخطاء
والفحشاء والعصیان ونعوذ بالله من الشرور والغرور والغیان من
یهده الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شریک له ونشهد ان محمداً عبده ورسوله صلی
الله علیه وعلی سائر النبیین والمرسلین وعلی آله واصحابه الطیبین
الطاهرین وعلی ائمة المجتهدین الراشدین وتابعیهم وتبع التابعین

صلوۃ دائمہ الی یوم الدین **امابعد** حمد اور صلوۃ کی اضعف

عباد اللہ الکریم محمد ابراہیم ولد عبد الحکیم عفی اللہ عنہ و عن والدیہ و عن المسلمین

متوطن بنگالہ علاقہ سرسہ ضلع بیٹھیانہ کا بھائی مسلمانون کی خدمت مین

التماس کرتا ہی کہ یہہ رسالہ مختصر مسمی بحق البیان فی ازالۃ البہتان تقلید ائمہ

اربعہ دین کی بیان مین مشتمل ہی ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر واللہ

الموفق والمعین **مقدمہ در سبب تالیف** سبب تالیف اس رسالہ کا یہہ ہے کہ ۱۲۸۳ ہجری

مقدسہ مین بعض بعض لوگ بسبب جہل و غرور بی علمی اور بی شعوری کی لامذہب

ہو کر درپی تشنیع تقلید مشہور و تعین تقید بنور ائمہ اربعہ کی ہوئی اور مقلدان ائمہ

کو بدعتی اور طاغی اور زندیق کہنی لگی جیسا کہ کہا ہی انہون نی مولف رسالہ تقریر

الحق نی صفحہ پانچوین مین ابیات یہی ثابت ہے اون سب سے یہ برہان کہ ہی

تقلید مذہب بدع و طغیان ہی گشتہ زراہ اہل سنت بتاتی ہین جو واجب نہ

ایت نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ زندیق ہو کہ ہی تعمیل حق واجب تحقیق بد عیاذاً

باللہ من ذلک مقلدان کو کیا بلکہ کنایۃ ائمۃ المسلمین کو بھی ہے اون سے بڑہ کر کہنی لگی کیونکہ

کنایۃ ابلغ من الصریح کما لا یخفی علی الماہرین اور کنایۃً برا کہنا

ان کا اس طرح سمجھا جاتا ہی کہ یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ جسکا پیشوا گمراہ ہو وہ تابع

بھی گمراہ ہی اور جسکا پیشوا راہ راست پر ہو وہ تابع ہی راہ راست کے پر قطعہ
پیشوا گمراہ ہی جسکا ایجوان وہ طریق راستی پر ہی کہاں + ہی رہ صادق
پہ جسکا پیشوا + وہ طریق زیست پر ہی بیگیاں + اور گوش ہوش سی سنا چاہی کہ
کہ ابو شکور سالمی حرفی کتاب تمہید مین کہ وہ علم عقاید سی ہی کس طرح لکھا ہی

من قال مومنا یا کافر فہو یصیر کافر لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من کان مومنا یا کافر فهو اولی به یعنی جو شخص کہتا ہی مومن کو ای کافر
پس وہی کافر ہوتا ہی اس واسطی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہتا ہی مومن کو ای کافر پس وہی بہتر ہی ساتھہ کافر ہونی کی اور ہزارہا کتب معتبرہ
مین مذکور ہی کہ سوائی منکر مجمع علیہ کی کافر کہنا چاہی بھلا اس سے ہی بڑھکر مسلمین کو
زندیق کہنا کہ جسکی حق مین علماء فقہا اور متکلمین لکھتی ہین من کان زندیقا

فبعد الاخذ لا تقبل توبته بل یقتل بالاتفاق وقبل الاخذ
قیل تقتل وقیل لا یعنی جو شخص ہوا زندیق پس پیچھی پکڑنی کی نہ قبول کیجاوے
توبہ اوسکی بلکہ قتل کیا جاوی باتفاق علمای اہل سنت وجماعت کی اور قبل پکڑنی کے
کہا گیا ہی قبول کیجاوی توبہ اور کہا گیا ہی نا قبول کیجاوی پس جب ایسا حال
دیکھا اس فقیر مسکین نی تو لفظ الیش کریم ومخدوم مظہر علیخان صاحب حنفی المذہب کے دلمین

ایا کہ ایک رسالہ مختصر بیان تقلید ائمہ اربعہ مین ساتہہ دلیل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور
اجماع امت اور قیاس کے لکہا جاوی باینطور کہ جس سے رد ہو واہیات رسالہ تقریر الحق
لامذہب کا اور استیصال ہو بیخ لامذہبی کے اور تائید و تاکید ہو تقلید مذہبی کو تا کہ عوام
الناس اس فریب لاییبای اور فریب لامذہبی سی دور رہین اور راہ راست علمای محققین شریعت پر
چلین تا کہ واصل ہوں طرف دار السلام اور جنت الفردوس کے بس اسی واسطی اس رسالہ
کو تالیف کیا ہی اور مین امیدوار پروردگار سی اجر حدیث شریف من دل علی
خیر فلہ اجر مثل فاعلہ کا ہون ای خدا تعالی اس رسالہ کو عام اور خاص مین
پسندیدہ اور مقبول کیجو اور تمام مسلمین کو ثمرہ نفع اسکیکا پہنچیو الی یوم القیام
اور بہائی مسلمانون کے خدمت مین یہہ عرض ہے کہ بچشم انصاف سے اس رسالہ کو اول سی
آخر تک دیکہین اور عبارت اردو جانکر نفرت نکرین اور زبان سلیس اور غیر سلیس پر بہی طعن
نکرین بلکہ غور سی مطلب کو ملاحظہ فرماوین اور اگر اس عاجز سی کہین خطا ہوئی دیکہین
تو اوسی اصلاح دیوین اور عاجز سی یاد کرین اللہم اجعلنا من عبادک
الصالحین الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون **باب اول** مشتمل
ہی تین فصلون پر **فصل پہلی** بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی مین **فصل دوسری**
بیان تقلید معین مین **فصل تیسری** بیان تعزیر منتقل مذہب مین **فصل پہلی**

بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی ہین فرمایا ہی اللہ سبحانہ جل شانہ نی یا ایہا الذین
امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی ای ایمان
والو طاعت کرو تم اللہ کے اور طاعت کرو رسول کے اور صاحبان امر کی جو تم مین سے
ہین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی اللہ سبحانہ اعظم شانہ نی فسئلوا اهل الذکر ان
کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اونسی جو اہل ذکر کی ہین اگر نہین جانتی ہو تم پس
جاننا چاہی کہ یہہ آیت شریف ساتہہ اتفاق علما شریعت کے مخصص ہے واسطی
ضرورت اس بات کے کہ علما اہل سنت اور جماعت نے ہرگز اجازت اور رخصت
نہین دی ہی واسطی پیروی کرنی فرقہ جبریہ اور قدریہ اور رافض اور خوارج کے
اور اسی طرح سیہہ فرقی ہی نہین رخصت دیتے ہین واسطی تابعداری کرنی اہل سنت
وجماعت کے پس واسطی انتظام اور ضبط کرنی دین اسلام کی اجماع کیا ہی اہل سنت
وجماعت نے ساتہہ تخصیص کرنی اس آیہ کریمہ کی باین طور کہ مراد اہل ذکر سی اب ائمہ
اربعہ ہین اور سمجھنا چاہی ساتہہ تخصیص کرنی اس طرح کی یہہ آیت شریف ہوی ظنی الدلالت
اور آیت ظنی الدلالت فائدہ دیتی ہی وجوب کا چنانچہ مذکور اور مسطور ہے علم اصول اور
فقہ مین الواجب ما ثبت بدلیل فیہ شبہۃ وحکمہ کحکم الفرض عملا
یعنی واجب وہ چیز ہی جو ثابت ہو ساتہہ دلیل فیہ شبہہ کی اور حکم اوسکا مثل حکم فرض کے

ہی اسپر عمل کرنیکی پس واجب ہوئے تقلید ائمہ اربعہ کے عوام الناس پر بمقتضائے اس آیہ شریف اور اجماع کے اور وہ اجماع اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے جیسا نقل کیا ہی طحطاوی وغیرہ نے کہا ہی طحطاوی نی شرح در مختار مین بیچ کتاب الذبایح کی قال بعض المفسرین فعلیکم

یا معشر المومنین اتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنت والجماعۃ

فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ

ومقتہ فی مخالفتہم وھذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب

الاربعۃ ھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان

خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذلک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار

انتہی یعنی کہا ہی بعض مفسرین نی پس لازم ہی تمپر ای جماعت مومنین کے پیروی کرنی فرقہ نجات پانی والون کے ایسا فرقہ جسکا نام رکھا گیا ہی اہل سنت وجماعت پس بلاشبہہ مدد اللہ تعالی کی اور حفاظت اوسکی اور توفیق اوسکی اونہون کے موافقت مین ہی اور نا ہونا مدد اللہ تعالی کا اور غضب اوسکا اور غصہ اوسکا اونہون کے مخالفت مین ہی اور یہہ جماعت نجات پانیوالی بلاشبہہ جمع ہوئے ہی آجکی دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو خارج ہوا ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ مین پس وہ اہل بدعت اور اہل نار سی ہی پس مستفاد ہی اس سے کہ تقلید کرنی ائمہ اربعہ کے

طریق لزوم اور وجوب کے ہے اور مخالف ائمہ اربعہ کا بدعتی اور ناری ہی افسوس صد افسوس کیا حال ہے اوس شخص کا جو بدعت اور طغیان کہتا ہی تقلید ائمہ اربعہ شموس دین کو بسا تہہ تائید اس آیت شریف اور تحریر لطیف طحطاوی کی ساتہہ اجماع علمائے اہل سنت وجماعت کے رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی

ابیات یہی ثابت ہے

اون سب سے ببرہان ✽ کہ ہی تقلید مذہب بدع وطغیان ✽ نہین تقلید مذہب واجب و حق ✽ موجب اسکی ہین بامر ناحق ✽ مخالف ہین زاجماع صحابہ ✽ وہ جو کہتی ہین واجب بے صحابہ ✽ ہین برگشتہ زراہ اہل سنت ✽ بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت ✽ ہین بکتی بی برہین و دلائل ✽ نہین رکہتی تمیز حق وباطل ✽ نہین رکہتی علوم حق ہی کچہہ مس ✽ بجاری اجہل مطلق ہین از بس ✽ اکڑ بیٹہتی احادیث قران کو ✽ تو باتی مسلک امن وامان کو ✽ نہ کہتی پہر کہ ہی تقلید واجب ✽ سمجہہ جاتی مناسب نامناسب ✽ نہ کہہ یون رہ روانہ حق سی لڑتی ✽ نہ اڑل نکلی یون مذہب اڑتی ✽ ولیکن ہنسنگی جو لی بہرہ دین ✽ جو جاہتی ہین سو بکتی ہین بدائین ✽ کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب ✽ یون کہتی ہین کبہی یہہ بد مناصب ✽ اور رد ہی قول اوس شخص کا بموجب تسلیم متانت قم ابن ہمام کمال الدین صاحب فتح القدیر کی کہا ہی کتاب تحریر مین کہ وہ علم اصول مین ہے قد انعقد الاجماع علی عدم العمل بالمذاہب المخالفۃ للائمۃ الاربعۃ انتہی

یعنی بی تشک منعقد ہوا ہی اجماع نا کرنی عمل پر بیچ ساتھہ ایسی مذہب کے جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کی یعنی اجماع ہی تقلید کرنی ائمہ اربعہ پر ساتھہ طریق وجوب کے اسلئی کہ اگر تقلید نکریگا تو کسی وقت مین مخالف ہوگا ائمہ اربعہ کی پس یہہ مخالفت منع ہی بالاجماع اور کہا ہی صاحب بحر الرائق نی کتاب اشباہ النظائر مین فن اول مین

ان ما خالف للائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع انتہی یعنی تحقیق جو چیز کی مخالف

چاروں اماموں کی پس وہ مخالف ہی اجماع کی پس کلام صاحب بحر الرائق اور فتح القدیر و التحریر سی صاف ظاہر ہوا جھوٹھہ اور طوفان و کذب و طغیان اور طاغی مذہب باغی کا جو کہتا ہی ابیات کتاب بحر الرائق بھی مقرر ہی جسمی رفع ہی تقلید مدبرۂ وہم فتح القدیر از وجہ کامل کری ہی سن تری تقلید باطل وہی تحریر بھی با شرح اتق پی تقلید مثل یہ قہارق اور کہا ہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی تفسیر

مظہری مین تحت تفسیر اس آیہ کریمہ کی وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ

اللّٰہِ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترق بعد القرون الثلاثۃ والاربعۃ

علی اربعۃ مذاہب ولم یبق فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ

فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم وقد قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ

تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وسائت

مصیرا انتہی یعنی اور نہ پکڑی بعض ہا بعض کو رب سوائی اللہ کے پس تحقیق اہل سنت و

جماعت بلا شبہہ متفرق ہوئی ہین بعد قرون تین یا چار کے چار مذاہب اور نہین باقی رہا کوئی

مذہب فروع مسائل مین سوائی ان چار مذہب کے پس بلا شبہہ منعقد ہوا اجماع مرکب باطل

ہونی اوس قول پر جو مخالف ہو ان سب کے یعنی ائمہ اربعہ کے اور تحقیق فرمایا ہی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی ہی امت میری گمراہی پر اور فرمایا ہی اللہ کریم شانہ

عظیم نے اور جو کوئی پیروی کرتا ہی سوائی رستی مومنین کے پھیرینگی ہم اوسکو جدہر پھرا ہے

اور داخل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہی وہ جگہہ پھر جانی کی یعنی بعد

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے امت اہل اسلام کے متفرق ہوگئی تہی تہتر فرقون

پہ بلکہ زیادہ بسبب فروع کی اور ہر ایک نے تمسک قرآن اور حدیث سے اپنی اپنی فہم کے

موافق لیکر مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کرکی اپنی طرف لوگون

کو کہینچنا شروع کیا پہر بعد قرون ثلاثہ کی اتفاق کیا علما اہل سنت وجماعت نے

مذہب ائمہ اربعہ کی پکڑنی پر اس لئی کہ اونہون نے بہت بہت سعیان اور کوششین

کرکر اجتہاد کیا باین طور کہ کوئی حدیث اور آیۃ پوشیدہ نہین رہی اونسی اور

نہین باقی رہا کوئی مسئلہ فروعی ایسا بہا دیا دریافت کا پس ضرور بالوجوب ہوئے

تقلید ائمہ اربعہ کی ہر مسلمان پر اس لئی کہ مخالفت ائمہ کی ہی حرام بالاجماع اور
مخالفت نہین کریگا ائمہ کی مگر غیر مقلد پس تقلید چہوڑنی ہوئی حرام بالاجماع
پس عبارت مظہر سے ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت سو اون دو
مین سی ایک تو مظہری ہی کہ جو تقلید کے ردسی بہری ہی + اور کہا ہی امام رازی نے
صاحب تفسیر کبیر نی کتاب محصول مین جو علم اصول مین ہی ان الامۃ اذا
اختلفت فی مسئلۃ علی اقوال کان اجماعہم علی ان ما عداہا باطل انتہی
یعنی تحقیق جب امت مختلف ہو ایک مسئلہ مین کئی اقوال پر تو اجماع اونکا ہوتا ہی اس بات پر
کہ سوائی اسکی باطل ہے پہر آگی اس عبارت کی کہا ہی المراد من الامۃ الائمۃ الاربعۃ
انتہی یعنی مراد امت سے ائمہ اربعہ ہین پس کلام امام فخر الدین رازی سی ثابت ہوئی تقلید
ائمہ اربعہ کی اور عدم مخالفت اونکی پس رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت
امام فخر رازی کے ہی تفسیر سنو تقلید کی کرتی ہی تدمیر + اب تسلیم انصاف سے دیکہنا چاہئے
کہ کس طرح اجماع ہی علمائی شریعت کا لزوم تقلید ائمہ اربعہ پر پس جو شخص خلاف کرتا ہے
اجماع اہل سنت وجماعت کا وہ مصداق اس آیت شریف کا ہی فرمایا ہی اللہ سبحانہ
اعظم شانہ نی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا یعنی جو شخص پیروی کری سوائی رستی مومنین کی پہیر دینگی ہم اوسکو

جدہر پہرا اور داخل کریگی اوسکو جہنم مین اور وہ یہی جگہہ پہرنیکی اور وہ مصداق

ہی اس حدیث شریف کا فرمایا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اتبعوا السواد

الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ہی یعنی تابعداری کرو تم گروہ کثیر کی پس

تحقیق شان یہہ ہی جو جدا ہوا ڈالا جائیگا آگ مین اور اگر کوئی کہی کہ یہ تمام

خطا پر ہون تو کیا ہی تو کہتی ہین ہم یہہ مخالف ہی قول رسولخدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی اور وہ قول یہہ ہی ان اللہ لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی تحقیق

اللہ تعالی نہین جمع کرتا ہی امت میری کو ضلالت اور گمراہی پر جب ثابت ہوی تقلید مطلق

ائمہ اربعہ کی ساتھہ دلیل اور برہان کی پس لازم ہوا ہم پر بیان کرنا تقلید معین کا اسلیے

کہ اصل مقصود اور مطلب مسعود تو وہی ہی واللہ الموفق والمعین فصل دوسری

تقلید معین مین والسلام علی من اتبع الہدی اب سنا چاہئی ای بہائی مسلمانون ساتہہ

گوش ہوش کی تحقیق معنی تقلید کی عرف شرع مین اتباع کرنا ہی غیر مجتہد کا قول

مجتہد پر ایسا مجتہد جو راجح ہو نزدیک اوس کی اور یہہ تعریف مشتمل ہی امور ثلثہ

پر اول امر یہہ ہی کہ ہو تابع غیر مجتہد اس واسطی کہ اگر ہوگا وہ تابع مجتہد پس تقلید

مجتہد کو مجتہد کی حرام ہی بالاجماع جیسا ثابت ہی علم اصول مین لکہا ہی مسلم

الثبوت اور عضدی شرح مختصر ابن حاجب وغیرہا کتب اصول مین توجسکو

بخلاف اجتہادہ کان باطلا اتفاقا لانہ یجب علیہ العمل بظنہ و

لا یجوز لہ التقلید مع اجتہادہ اجماعا یعنی اگر حکم کری مجتہد بخلاف اجتہاد

اپنی کی تو ہوگا حکم کرنا اوسکا باطل بالاتفاق اسواسطی کہ واجب ہے مجتہد پر عمل کرنا

ساتھ ظن اپنی کی اور نہیں ہی جائز واسطی اوسکی تقلید باوجود اجتہاد اپنی کے

بالاجماع اور کامرتانی یہہ ہی کہ ہو متبوع مجتہد اسلئی کہ نہیں ہوتا ہی مفتی

احکام شریعت مین مگر مجتہد بالاجماع جیسا کہ کہا ہی طحطاوی نی شرح درمختار مین

اور شامی نی رد مختار مین اور صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین قال

الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر قد استقر رای اصولیین علی ان

المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن حفظ اقوال المجتہد فلیس

بمفت فالواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتہد کالامام علی وجہ الحکایۃ

انتہی یعنی کہا ہی شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر مین کہ تحقیق ہوئی مقرر رای اصولیون

کی اسبات پر کہ تحقیق مفتی مجتہد ہوتا ہی. غیر مجتہد ای پر غیر مجتہد اون لوگون

ہی کہ حفظ کری اقوال مجتہد کو اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ جسوقت سوال کیا جاوی

تو ذکر کری قول مجتہد کو مثل امام کی حکایتا اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی نی شرح

کنز مین کتاب قضا مین قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء والفقہاء

علی ان المفتی وجب ان یکون من اھل الاجتہاد وان لم یکن من اھل
الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ یعنی کہا ہی بزدوی
نی اپنی اصول مین کہ جمع ہوئی ہین علما اور فقہا اسبات پر کہ واجب ہے ہونا مفتی
کا اہل اجتہاد سی اور اگر نہو اہل اجتہاد سی پس نہین جائز ہی واسطی اوسکے فتوی دینا مگر
ساتہہ طریق حکایت کے یعنی فتوی دی تقلید پر تاکہ نا واقع ہو گمراہی مین اور کہا
ہی امام نووی نی شرح مسلم مین قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک
الحدیث فی حاکم عالم اھل للحکم فان اصابہ فلہ اجران اجر باجتہادہ واجر
باصابتہ وان اخطاء فلہ اجر باجتہادہ قالوا فاما من لیس باھل للحکم
فلا یحل لہ الحکم فان حکم فلا اجر لہ بل ھو آثم ولا ینفذ حکمہ فھو
عاص فی جمیع احکامہ سواء وافق الصواب ام لا وھی مردودۃ کلھا
ولا یعذر فی شیء من ذلک انتہی یعنی کہا ہی علما نی جمع ہوئی علما ی مسلمین
اسبات پر کہ تحقیق یہہ حدیث عالم اہل حکم کی حق مین ہے یعنی مجتہد کی اور یہہ اشارہ طرف
اوس حدیث کی ہی جو وارد ہوئی ہی شان مجتہدین پس اگر ہوگا مصیب اوس حکم
مین تو واسطی اوسکی دو اجر ہین ایک اجتہاد کا اور دوسرا اصابت کا اور اگر ہو وے
مخطی پس واسطی اوسکی ایک ہے اجر ہی اجتہاد کا اور کہا ہی علما نی اسپر جو شخص نہین ہے

اہل حکمکا بس نہین ہی جایز اوسکو حکم کرنا بسا تہہ اجتہاد کی اگر حکم کریگا تو نہین ہے
واسطی اوسکی اجر بلکہ گناہ گار ہی اور نہ جایز ہوگا حکم اوسکا بیشک وہ عاصی ہے
جمیع احکام اپنی مین برابر ہی مصیب ہو یا مخطی اور یہہ جمیع احکام اوسکی مردود ہین
اور غیر معذور ہوگا جمیع حکم مین انتہی پس معلوم ہوا کلام امام نووی کہ ضروری
تقلید کرنی عوام الناس پر اس لئی کہ یہہ عوام الناس غیر مجتہد ہین اور کہا ہی
عبد الوہاب شعرانی مالکی نے میزان الخضری مین فقد صرح العلماء بان
التقلید واجب علی کل ضعیف وقاصر النظر انتہی یعنی تحقیق
تصریح کیا ہی علمانی باین طور کہ تحقیق تقلید واجب ہے شخص ضعیف اور قاصر
نظر پر یعنی جو شخص نہین ہی مجتہد پس تقلید واجب ہے اوسپر نزدیک علما کی پس ا
ثابت ہوا وجوب تقلید کا عوام الناس پر اور بخوبی رد ہوا قول اوس شخص کا
جو کہتا ہی بدعت وہ ہی میزان شعرانی بہی بی شک کہ ہی تقلید کی ہی جس سے
بیک اور امر ثالث یہہ ہی کہ ہو مجتہد متبوع راجح اور معتبر نزدیک اوس مقلد
کی اسلئی کہ تحقیق مجتہد کبہی مصیب ہوتا ہی حکم مین اور کا ہی مخطی اور یہہ ثابت ہے ساتہ
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور قیاس اور عقل کی اور نہین کہتا
ہی یہہ مختصر گنجایش اسکی تفصیل کی اسواسطی کہ بیان اسکا تفصیل طول مین ہی

پس اس لئی سینی بند کیا ہی قلم کو بیان کنی سی پس اگر ہو کوئی طالب اسکی تصریح کا
تو رجوع کری طرف مطولات کی اب سنتا چاہئی اس مسئلہ کو کہ مجتہد کبھی ہوتا ہی پہونچنی
والا ثواب کا اور کبھی ہوتا ہی خطا کا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب
الصواب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عملاً اور اعتقاداً اس طرح پہ مثلاً جتہاد
کیا دو مجتہد نی پہر کہا ایک نی یہہ فعل حلال ہی اور کہا دوسری نی نقیض
اسکی یعنی حرام یا کہا ایک نی یہہ حکم واجب ہے اور کہا دوسری نی نقیض اسکی یعنی
غیر واجب یا کہا ایک نی یہہ صحیح ہی اور کہا دوسری نی غیر صحیح پس جب ہوا ایسا تو
لازم آیا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور یہہ باطل اور محال ہی ساتہہ اتفاق
عقلاء انام کی جب باطل ہوا اجتماع نقیضین کا پس واجب ہوئی مقلد پر تقلید کرنی ایک مذہب کی علی سبیل
الدوام والاستمرار باتفاق جمیع علما کی چنانچہ تصریح کی ہی امام غزالی رح نی کیمیاء سعادت
مین بحث اداب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مین مخالفت صاحب مذہب خود کردن
نزد ہیچکس روا نباشد یعنی نہین ہی روا اختلاف کرنا صاحب مذہب اپنی کا نزدیک کسی کی
جب نا روا ہوئی مخالفت کرنی امام کی تو واجب ہوئی تقلید مذہب واحد کی پس ساتہہ
تائید کلام امام غزالی کی تردید ہو ا قول اس شخص کا جو کہتا ہی بہت ہین نسبتہ
[illegible] اہل سنت نہ پاتی ہین جو واجب اخذ ملت ہے اور کہا ہی شیخ عارف حقانی عبد الوہاب

شعرانی مالکی صاحب یواقیت الجواہر نی میزان خضری میں واعلم انه لا ینافی

ما ذکرناه من التزام العلماء للعامة بالتزام مذہب معین لانهم

ما الزموهم بذلك الا رحمة لهم فلولا الزامهم للعامی بالتزام مذہب

معین لضلوا عن الطریق الهدی انتہی یعنی جان تو تحقیق شان یہہ ہی کہ
نہیں ہی منافی وہ چیز جو ذکر کیا ہی ہمنی اوسکو یا قبل التزام کرنی علما کی واسطی
عامی کی ساتہہ لزوم مذہب معین کی اس واسطی کہ تحقیق علمانی نہیں لازم کیا ہے
عام پر مذہب معین مگر واسطی رحمت اونکی کی پس اگر نہ ہوتا لازم کرنا علما کا واسطی عامی کے
التزام مذہب معین کا تو البتہ عامی گمراہ ہو جاتی طریق ہدایت سے پہر کہا ہی اسی شیخ

نی بعد اسکی موضع دوسری میں اما من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی فیجب

علیه التقلید بمذہب واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلالة

وعلیه عمل الناس الیوم انتہی یعنی ای پر جو شخص نہیں ہی پہونچا ہی طرف شہود عین
شریعت اصلی کی واجب ہے اوسپر تقلید مذہب واحد کی چنانچہ گذری ہی تقریر اوسکی واسطی
خوف کی واقع ہونی سی گمراہی میں اور اسی پر عمل ہی یعنی فتوی ہی علماء کا آج کے روز تک پس کلام شیخ
عبد الوہاب شعرانی کا شعر اور مخبر ہی تقلید معین پر ساتہہ اتفاق علما انام کی پس صاف ظاہر ہوا
جہوٹ اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات یواقیت الجواہر کی عبارت سے کہ ہی تخییر بیچ مسائل کی

وہی میزان شعرانی ہی بے شک کہ ہی تقلید کی ہی جس سی ایک کے یہی ثابت ہی
اون سب سے یہ بیان کہ ہی تقید مذہب بدعت و طغیان اور کہا ہی علامہ قہستانی حنفی نے
نقایہ شرح وقایہ میں جو مشہور ہی ساتھ جامع رموز کے قبیل کتاب اشربہ کے واعلم ان من جعل
الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذهب
ما یهواه ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب
مباحه صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی ومشایخنا قالوا ان مذهبنا
صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا خطاء یحتمل الصواب کما فی
المصفی انتهی یعنی جان تو تحقیق جو شخص کرتا ہی حق کو متعدد مثل معتزلہ کی وہ ثابت کرتا ہی
واسطی عامی کی خیار اوس چیز کا جو خواہش کرتا ہی ہر مذہب سے اور جو شخص کرتا ہی حق
کو واحد مثل علمای ہمارون کے لازم کرتا ہی واسطی عامی کی امام واحد چنانچہ کشف
میں ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سے مباحکو تو ہوگا فاسق تام جیسا لکھا ہی شرح
طحاوی میں پس کلام قہستانی مشعر اور معلم ہی اسبات پر کہ جو شخص کہتا ہی ہر مجتہد
مصیب ہے مثل مذہب معتزلہ پس نزدیک اوس کی جایز ہی پکڑنا ہر مذہب سے موافق خواہش
کی اسواسطی کہ نہیں ہے خطا کسی میں نزدیک اوسکی اور جو شخص قایل ہی کہ مجتہد کبھی مصیب الصواب
اور کبھی خطا گر ہوتا ہی جیسا مذہب علماء ہمارون کا پس نزدیک اوسکی واجب ہے تقل

پر التزام مذہب واحد کا تاکہ نا واقع ہو اتباع کثیر خطا میں عمداً اور قصداً اور کہا ہے
صاحب بحر الرایق نے رسالہ رفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء میں فوجب علی
مقلد ابی حنیفۃ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل
الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن
التقلید بعد العمل بالاتفاق وھو المختار فی المذہب انتہی یعنی واجب ہے
مقلد ابو حنیفہ پر عمل کرنا ساتھ قول ابو حنیفہ کی اور نہیں ہے جائز عمل کرنا ساتھ قول غیر
اوسکی کی اسواسطے کہ نقل کیا ہی شیخ قاسم نے تصحیح اپنی مین تمام اصولیون سے کہ
تحقیق نہین صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنے عمل کے بالاتفاق اور یہی مختار
ہی مذہب مین فائدہ پس سمجھا گیا ہی اس کلام سی کہ تحقیق مذہب مختار نزدیک تمام
اصولیون کے یہہ ہی کہ نہین ہی صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنے عمل کی بالاتفاق
پس عبارت صاحب بحر الرایق سی صاف ظاہر ہوا جھوٹھہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت
کتاب بحر الرایق بہی مقرر ہی سب سے دقع ہی تقلید بدتر اور کہا ہی مولنا
شاہ عبد العزیزؒ نے تفسیر فتح العزیز میں بیاسٹی صفحہ مین کسانیکہ اطاعت
آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از ان جملہ پیغمبران کہ اطاعت ایشان در
حقیقت اطاعت خدا است زیرا کہ اطلاع بر اوامر و نواہی او تعالی بدون وساطت ایشان

صورت نمی بندد و ازان جمله مجتهدین شریعت و شیوخ طریقت اند که علم ایشان

بطریق واجب تخییر نیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا که فهم اسرار شریعت و دقایق

طریقت ایشان را میسر است فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی وہ آدمی کہ اطاعت کرنی انکی بحکم خدا فرض ہے چہ گروہ ہین از انجملہ پیغمبران

علیہم السلام ہین کہ اطاعت کرنی انکی حقیقت مین اطاعت خدا کی ہی اس واسطے

کہ مطلع ہونا اوامر اور نواہی خدا تعالی پر بغیر وسیلے پیغمبرون کے حاصل نہین ہوتا ہی اور

اون جملہ سے ہی ائمہ مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت کی ہین کہ حکم اونکا ساتھ طریق واجب

خیار کی بھی لازم الاتباع ہی عوام الناس پر اسواسطے کہ فہم باریکیون شریعت اور باریکیون

طریقت کا اونکو میسر ہی فرمایا اللہ تعالی نی سوال کرو تم اہل ذکر سی اگر تم

نہین جانتے ہو یعنی تابعداری کرنی ائمہ کی بسبیل وجوب کے ہی عوام الناس پر ساتھ

خیار کی یعنی انہین سی ایک کو اختیار کرلینی ساتھ طریق تعیین کے چنانچہ تفصیلا لکھا

ہی اسی مسئلہ کو مولانا ممدوح نی سوالات عشرہ مین اگر حنفی المذہب بمذہب شافعی

عمل نماید در بعض احکام یکی از سہ وجہ جائز است اول آنکہ دلائل کتاب و سنت در

نظر او دران مسئلہ مذہب شافعی را ترجیح دہند دوم آنکہ حنفی مبتلا شود کہ چارہ بدون

اتباع مذہب شافعی نماند سیوم آنکہ شخصی باشد صاحب تقوی و او را عمل باحتیاط منظور افتد

و احتیاط مذہب شافعی باید لیکن درین احتراز چند شرط دیگر ہم ہست و آن اینست کہ بالتحقیق
و قوع شود یعنی بسبب ترکیب ہیئت جمیع مذاہب مستحقق شود کہ نزد ہر دو مذہب روا نباشد مثلاً آنکہ فصد را ناقض وضو نداند باز ہمان
وضو نماز عقب امام بی قراءة فاتحہ بگذارد کہ در ہیچ مذہب روا نباشد وضو بر مذہب حنفی
باطل گشت و نماز بر مذہب شافعی و اگر سوای این وجوہ ثلثہ ترک اقتدا حنفی نمودہ
اقتدا بشافعی نماید باید پس مکروہ قریب بحرام است زیرا کہ لعب است در دین انتہی یعنی
اگر حنفی المذہب مذہب شافعی پر عمل کرے تو بعض احکام میں ساتھہ ایک وجہ کی وجوہ
ثلثہ سے جایز ہی اول یہہ کہ دلایل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ نظر اوسکیمیں اوس مسئلہ
میں مذہب شافعی کو ترجیح دیوین دوسری یہہ کہ کسی تنگی میں یا مشکل مین مبتلا ہو کہ گذارہ سوا
مذہب شافعی کی نہین ہی تیسرے یہہ کہ کوی شخص صاحب تقوی ہو اور اوسکو عمل ساتھ
احتیاط کی نظر میں پڑی اور احتیاط مذہب شافعی مین پاوی لیکن ان ہر سہ وجہ میں
شرط دوسرے بہی ہی اور وہ یہہ ہے کہ بالیقین واقع ہووی یعنی بسبب ترکیب دونون مذہب کے
صورت نہ بگڑی کیونکہ ردکرنا مذہب کا روا نہین ہی مثل اوس شخص کے جو فصد کو ناقض
وضو جانتا ہی پہر ساتھہ اوسی وضو کی نماز بعد امام غیر قاری فاتحہ کی گذاری تو یہہ صورت
کسی مذہب مین روا نہین اسلیئے کہ وضو مذہب حنفی مین باطل ہے اور نماز مذہب شافعی مین
اور اگر سوائی ان وجوہ ثلثہ کی ترک تقلید حنفی کا کرکی اقتدا شافعی کا کرے بلکہ برعکس تو یہہ

مکروہ تحریمہ ہی اس واسطی کہ یہہ لعب اور لہو ہی دین مین یعنی سوای ان تین وجوہ
تقلید تعیین کو چہوڑنا مکروہ تحریمہ اور لہو و لعب ہی اور پرہیز کرنا لہو و لعب سے واجب ہی ساتہہ دلیل
آیہ شریعت کی فرمایا ہی اللہ ذو الجلال و الاکرام نی وَذَرُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا
وَلَهْوًا یعنی چہوڑو تم اون لوگون کو جو پکڑتی ہین دین اپنی کو لعب اور لہو جب
چہوڑنا ایک مذہب کا اور دوسرے طرف جانا ہوا قریب حرام کی پس تقلید مذہب معین
کی ہوئی واجب علی الدوام پس کلام مولانا شاہ عبد العزیز سی ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس
شخص کا جو کہتا ہی **بیت** وہ تفسیر عزیزی ہی جس آیہ سے بنا تقلید کو کرتی ہے
ہمواری سوال اگر کوئی کہی کہ مولینا شاہ عبد العزیز نی تفسیر عزیزی مین تقلید
کو منع لکہا ہی موضع دو مین جواب کہتی ہین ہم وہ بیان تقلید کفار مین ہی نہ ائمہ مسلمین
مین پہلا کچہہ تو سوچو کہ تقلید ائمہ مسلمین کے برابر تقلید کفار کی ہی یا کچہہ فرق ہی اگر نزدیک
اوسکی برابر ہین پہر اوس سی تو کچہہ بحث ہی نہین ہے اگر نزدیک اوسکی فرق ہی تو پہر
کس لئی اعتراض کرتا ہی تقلید ائمہ پر اور کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین

المرجح عند الفقهاء ان العامي المنتسب الی مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته
انتہی یعنی مرجح نزدیک فقہا کی یہہ ہی کہ تحقیق عامی منسوب طرف کسی مذہب کے واسطی اوسکی
مذہب اوسکا ہی کہ نہین جائز ہے واسطی اوسکی مخالفت مذہب کے یعنی تقلید مذہب واحد

بالوجوب عوام الناس پر بالاجماع پس اس عبارت عقد الجید سے خوب ظاہر ہوا جہل
اوس شخص کا جو کہتا ہے **ابیات** اور عقد الجید ہے برحلق تقلید لسان سیف قاطع
ہے زتشدید اور یہ ردّ و مردود ہے یہہ قول ہے اوس شخص کا **ابیات** ہیں برگشتہ فردوں
خیر سے وہ موجب ہینگی اس تقلید کی جو اور کہا ہے عبد البر مالکی نے رحمہ ان تتبع
رخص المذاهب غیر جائز بالاجماع انتہی یعنی ڈھونڈنا رخصت مذاہب
مین نہین جایز ہے بالاجماع اور کہا ہے شیخ الاسلام امام غزالی نے احیاء العلوم
مین ارکان امر بالمعروف والنہی عن المنکر مین من یری انہ یجوز لکل مقلد ان
یختار من المذاهب ما اراد غیر معتد بہ انتہی یعنی جو شخص اعتقاد کرتا ہے اسپر کہ
تحقیق جایز ہے واسطے ہر مقلد کے اختیار کرنا ہر مذہب سے موجب خواہش کے یہہ
اعتقاد اوسکا نامقبول ہے اور کہا ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم مین مقدمہ
دیباچہ مین کہ قرار داد علماء مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب
یعنی ثابت کیا ہے علما نے واسطے مصلحت دین عوام الناس کے آخر زمانہ مین تعیین اور
تخصیص مذہب واحد کو اب غور سے دیکھنا چاہیے کہ کس طرح لکھتے ہین علماء دین مسئلہ تقلید
کو ساتھہ اتفاق جمیع علماء کے پس کس طرح صحیح اور درست ہو قول اوس شخص جو کہتا ہے
ابیات کہین تقلید مجتہد معین نہین ثابت ز قول فقہ احسن مگر البتہ کو مستانیون نے

مطیع نفس کے نفسانیون نی ہمی مذہب بستی نوش کرکر + کیا ہیگا تشدد وحد بار سے
لکہا ہی بعض قول نا صحیح ہین + کہ واجب ایک ہی مذہب کو کرلین + ہین رگشتہ زراہ
اہل سنت بتاتی ہین جو واجب اضد ملت + ہہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس + بیچارہ
اجہل مطلق ہین ایا از بس + اور کہا ہی جلال الدین سیوطی نی کتاب عزیل الموہب ہین

قال من مفتی المالکیة الیوم من تحول من مذهبه الی مذهب فلیس
فاصنع یعنی کہا ہی بعض مفتیون مالکیون نی کہ آجکل ہن جو کوئی پہری اپنی مذہب سے
طرف مذہب دوسری کی پس کیا اوسنی پس ظاہر ہوی مفتیون مالکیون سے بہلائی تقلید
معین کے اور برائی تقلید غیر معین کے اور واجب ہی اختیار کرنا بہلائی اور ترک
کرنا برائی کا ساتہہ قول اللہ سبحانہ اعظم شانہ کی فَاتَّبِعُوا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ
مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنی پیروی کرو تم احسن اوس چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف تمہارے
رب تمہارے سے اور ساتہہ اس قول اللہ کریم شانہ عظیم کی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ
یعنے سبقت کرو تم ای لوگو نیک چیزون کے
طرف پس بمقتضی کلام ان صاحبون اور کلام الہی کے واجب ہی تقلید مذہب
واحد کی ساتہہ طریق دوام اور استمرار کی اور کہا ہی مولانا عبد العلی بحر العلوم لکہنوی

فی شرح تحریر کذ اللعامی لا انتقال من مذهب الی مذهب فی زماننا لا یجوز

لظهور الخيانة انتهى یعنی اس طرح انتقال کرنا مذہب سے طرف مذہب کے واسطے
عامی کی زمانہ ہماری میں نہیں جائز ہے واسطے ظاہر ہونی خیانت کے اور کہا ہی ملا علی
قاری نے فی رسالہ جواب قفال میں یجب علی مقلد ان یعین مذہبا من
المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذهب ابی
حنیفة واما مذهب المالک واما مذهب الحنبل ولیس له ان ینتقل
من مذهب الشافعی ما یهواه ومن مذهب ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاه
لان لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاله یرجع الی
نفی التکالیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشیء ومذهب
ابی حنیفة مثلا اباحة ذلک الشیء بعینه او علی عکس ذلک فهو
ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة
وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته
وذلک باطل انتهى یعنی واجب ہی مقلد پر یہہ کہ معین کرلی ایک مذہب کو ان مذہبوں
سی یا تو مذہب شافعی کو جمیع مسائل میں یا مذہب ابی حنیفہ کو یا مذہب مالک کو یا مذہب
حنبل کو اور نہیں ہی جائز واسطے اوس مقلد کی یہہ کہ لیوی مذہب شافعی سی اوس چیز
کو کہ چاہی اور مذہب ابی حنیفہ سی اوس چیز کو کہ پسند کری اس لئی کہ اگر ہم جائز کہیں

اسکو تو البتہ پہونچیگی طرف ضبط کی اور نکلنیکے ضبط سی اور حاصل اسکا رجوع کرنا

ہی طرف نفی تکلیف کی اسلئی کہ مذہب شافعی کا جبکہ مقتضی ہو حرام کرنی ایک چیز کو

اور مذہب ابی حنیفہ کا مثلا مباح کرنے اوسی چیز بعینہ کو یا عکس اوسکی تو وہ اگر چاہیگا

میل کریگا طرف حلال کی اور چاہیگا میل کریگا طرف حرام کی پس نہین ثابت ہوگی

حلت اور حرمت اور اسمین معدوم کرنا ہی تکلیف کا اور باطل کرنا ہی اوسکی فائدہ کا اور

جبر سی اوکہینا قاعدہ تکلیف کا ہی اور یہہ باطل ہی جب ثابت ہوئی یہہ بات پس واجب

ہوئی تقلید مذہب واحد کی مقلد پر ساتہہ طریق دوام اور استمرار کی پس اب کلام مولینا

عبد العلی بحر العلوم اور ملا علی قاری سی بخوبی ظاہر ہوا جہوتہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی

ابیات اسی پر حضرت عبد العلی نے * شہ بحر العلوم لکہنوی نی * و مولانا نظام

الدین جی نی * جلال الدین اور ملا علی نے کیا ہی اپنے تصنیفات مین درج * کہ مذہب

چہوڑنی مین کچہہ نہاین حرج * اور کہا ہی ملا علی قاری نی شرح عین العلم مین فلو التزم

احد مذہبا کابی حنیفۃ او الشافعی رحمہما اللہ تعالی فلزم علیہ

الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل انتہی پس اگر کوئی التزام

کری مذہب کا مثلا مذہب ابی حنیفہ کو یا شافعی رحمہما اللہ کو پس لازم ہی اوسپر یہہ کہ

ہمیشگی کری اوسی مذہب کے پس نہ تقلید کری غیر مذہب کے کسی مسئلہ مین مسائل سی *

پس اس عبارت شرح عین العلم سے صاف ظاہر ہوا جھوٹ اوس شخص کا جو کہتا ہی مبیت
واز پس شرح عین العلم سے ہاتھ سے اس تقلید کو کرتی ہی بی جان + اور کہا ہی فتاوی
عالمگیری مین اما المقلد فانما ولاه لیحکم بمذهب ابی حنیفة مثلا فلا یملک
المخالفة فیکون معزولا بالنسبة الی ذلک الحکم هکذا فی فتح القدیر
انتہی یعنی ای سر مقلد پس سوائی اسکی نہین کہ حاکم کیا ہی اوسکو تاکہ حکم کری بموجب
مذہب ابی حنیفہ کی مثلا پس نہین ہی مالک مخالفت کا پس ہوگا معزول ساتھ نسبت اس
حکم کی اسی طرح ہی فتح القدیر مین یعنی قاضی مقلد ابیحنیفہ کا فتوی دیوی بموجب مذہب
ابی حنیفہ صاحب کے اور نہ کری مخالفت مذہب کے اگر کریگا ایسا تو معزول کیا جاویگا
بنسبت اس حکم کی اور کہا ہی صاحب مختار نے درمختار مین اور صاحب فتح القدیر نے
فی تحریر اصول مین اور شیخ ابن حاجب مالکی نی مختصر اصول مین اور قاضی عضدی نے
شرح مختصر ابن حاجب مین وغیرہم نے ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع
بالاتفاق انتہی یعنی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکی منع ہی بالاتفاق یعنی واجب
ہی مقلد پر تقلید مذہب معین کی اور کہا ہی صاحب بحر الرائق نی رسالہ زینت مین
فوجب علی مقلد ابی حنیفة العمل به ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقل
الشیخ قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولین انه لا یصح الرجوع عن

التقلید بعد العمل بالاتفاق یعنی نہیں واجب ہے مقلد ابو حنیفہ رح پر عمل کرنا ساتھہ
مذہب کے اور نہین جائز ہی اوسکو عمل کرنا ساتھہ قول غیر اوسکی کے اسواسطے کہ نقل
کیا ہی شیخ قاسم نے جمیع اصولیون سے کہ تحقیق نہین صحیح ہی رجوع کرنا بعد عمل کرنے کی
بالاتفاق اور عبارت صاحب تحریر کے یہہ ہے کا یرجع عما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقا
انتہی یعنی نہین ہی صحیح رجوع کرنا اوس چیز سی کہ تقلید کی ہی اوسمین یعنی عمل
کیا ہی ساتھہ اوسکی بالاتفاق پس کلام صاحب در مختار اور ابن حاجب شرح مختصر ابن حاجب اور عالمگیری
اور فتح القدیر اور تحریر اور صاحب بحر الرائق سی صاف ظاہر ہوا جھوٹ اور بہتان
وکذب طغیان اوس طاغی لامذہب یعنی کا جو کہتا ہی واسطی بہکانی عوام الناس کے

ابیات
وہ شرح ابن حاجب سے برار + تن تقلید کو کرتی ہی بی سر + وہ عالمگیری علام
و انصاف کری ہی مطلع تقلید کو صاف + کتاب بحر رایق بہی مقرر + ہی جسی دفع ہی
تقلید بدتر + وہم فتح القدیر از وجہ کامل + کری ہی سن یہ تقلید باطل + وہی تحریر
بہی باشرح واثق + پی تقلید مثل برق حارق + اور کہا ہی کتاب تصحیح مین بحث
تصحیح مین لا اختلاف ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی البعض کما عرف
فی مسائل التقلید انتہی یعنی نہین ہے خبر یہ کہ ہو ایک شخص حنفی بعض مسائل مین اور شافعی
بعض مین جیسا کہ پہچانا گیا ہی مسائل تقلید مین اور اس عبارت تصحیح پر مہر ہین علما

مکی اور مدنی کی اونمیں سی شیخ عبد اللہ بن سراج ہین کہ جو سردار ہین مکی کی مدرسون کے اور
مولوی سید عبد اللہ کہ وہ مفتی ہین مکی کی اور مولوی سید عثمان کہ وہ مدرس ہین
مکی کی اور شیخ مصطفی جو حنفی اماموں کی رئیس ہین اور شیخ عبد القادر کہ وہ مدرس ہین
ابراہیم باشا کی اور شیخ محمد عابد سندی کہ وہ مدینی کی بڑی مدرس ہین اور مولوی
صالح کہ وہ مدینہ کی مدرس ہین اور محمد ابو السعادات کہ وہ مسجد نبوی کی امام ہین
اور مولوی سید محمد اور مولوی محی الدین اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی
اور سوائی انکی بہت سی عالموں کی اسپر مہرین ہین اور کہا ہی صاحب تفسیر احمدی نے
تفسیر احمدی میں جو استاد ہین عالمگیر بادشاہ کی اذا التزم مذہبا یجب علیہ
ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل الی مذہب اخر انتہی یعنی جب
لازم کیا التزام مذہب کا پس واجب ہے اوسپر یہہ کہ مداومت کری اوس مذہب پر کہ
التزام کیا ہی اوسکا اور نہ انتقال کری طرف دوسری مذہب کے اور کہا ہی امام
غزالی نے احیاء علوم میں رکن مذکور میں علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل
تفصیل یعنی لازم ہی ہر مقلد پر تابعداری کرنی امام اپنی کی ہر تفصیل مین پہر
آگی کہا ہی اذ مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین
وھو عاص بالمخالفۃ اسواسطی کہ مخالفت کرنی امام کی مقلد پر ہی حرام

اتفاق کیا ہی اسپر مصلین نے اور وہ گناہ گار ہی ساتھہ مخالفت کرنی سکے
اور کہا ہی صاحب قنیہ نی قنیہ مین لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی
مذہب حق انتہی یعنی نہین ہی جایز واسطی عامی کی انتقال کرنا مذہب سے
طرف مذہب دوسری کی اور عارف حقانی شیخ عبد الحق محدث حنفی دہلوی نی کہا ہی کتاب
صراط المستقیم مین مقدمہ دیباچہ مین خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ علمار متاخرین نے
تعیین مذہب اور اتباع مذہب واحد کو واجبات سے گنا ہی مراد متاخرین سی علمائی بعد
سنہ ۲ مائتین ہجرت نبویہ کی ہین چنانچہ کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نی کتاب
انصاف فی حل الاختلاف مین اعلم ان الناس کانوا فی مائۃ الاولی
والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید بمذہب واحد بعینہ وبعد
المائتین ظہر لہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد
علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان یعنی جان تو
تحقیق تہی علمار سنہ اول اور ثانی مین غیر جمع ہونی والی تقلید مذہب معین
پر پہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اونہون مین مذہب پکڑنا مجتہدین کا ساتھہ معین کرنی
اونکی کی اور قلیل تہی نہ اعتماد کرنی والے مذہب مجتہد بعینہ پر اور تہا یہی واجب اس
زمانہ مین یعنی بعد سنہ ۲ دوسی ہجرۃ نبویہ کی علمار نی التزام کیا پکڑنی مذہب معین کسی ساتھہ

طریق وجوب کی پس اس تقریر سی رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات ؎

اور عقد الجید ہی بر خلق تقلید * بسان سیف قاطع ہی ز تشدید * ہین گشتہ

ز راہ اہل سنت * بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت * نہین رکہتی علوم حق سی

کچہہ مس * بچاری اجہل مطلق ہین ازبس * ولیکن ہین گی جو بی بہرۂ دین *

جو یہ امتی ہین سو بکتی ہین بد آئین * کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب یون کہتی ہین

کبہی یہہ بد مناسب * نہین اتنا سمجہتی ہین یہہ بدنیق * کہ ہی تحمیل حق واجب

بہ تحقیق * اور اسی طرح ہزار ہا علما نی نقل کیا ہی اس مسئلہ تقلید کو تصنیفات

نعوذ باللہ من ذلک

بی نیتمار مین اور اکتفا کیا ہی ہمنی اسی پر پس یہی دلیل کافی اور برہان وافی ہے

واسطی عمل کرنی کی اب سننا چاہی ای بہائی مسلمانون ساتہہ گوش اور ہوش کے

جب ثابت ہوئی تقلید معین ساتہہ اجماع اہل سنت اور جماعت کے پس ثابت ہوا باطل

ہونا تلفیق اور انتقال مذہب کا ساتہہ اس طرح کی کہ پوچہتی ہین ہم مجوز تلفیق اور انتقال سے

آیا مسایل دین کی درمیان ائمہ اربعہ کی اختلافی ہین یا اجماعی پس اگر ہین اجماعی تو اتباع

اونکا واجب ہے بالاجماع اور اسمین نہین ثابت ہوتا ہی انتقال المذہب اصلی کہ انتقال

ثابت ہوتا ہی امر متغایر مین اور یہان تو ضد ہی تغایر کی پس اگر انتقال کریگا طرف

غیر ائمہ اربعہ کی تو وہ باطل ہے بالاجماع اور ہوگا وہ منتقل مصداق اس آیۃ شریفہ کا

ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
یعنی جو پیروی کرے سوای رستے مومنون کی تو پہیرینگے اوسکو اوس طرف جدہر
پہیرا ہی اور داخل کرینگے اوسکو ہم جہنم مین اور بری ہی جگہہ پہیر جانیکی اور
مصداق ہوگا اس حدیث شریف کے اتبعوا السواد الاعظم فان من شذ
شذ فی النار یعنی تابعداری کرو تم جماعت کثیر کی پس تحقیق جو شخص ہوا علیحدہ
علیحدہ کیا جائیگا آگ مین اور اگر وہ مسائل دین کی ہین اختلافی یعنی ایک مذہب
مین حلال اور دوسری مین حرام یا برعکس تو مقلد بعد اختیار کرنے کسی مذہب کے دو امر
سے خالی نہین ہے یا تو جایز رکہیگا دونون کو وقت واحد مین یا نہین اگر جایز رکہیگا
دونون کو وقت واحد مین تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اور یہہ محال اور باطل
ہے باجماع عقلاء انام کے ان النقیضین لا یجتمعان پس اگر نہین جایز
رکہیگا دونون کو وقت واحد مین تو پہر بہی خالی نہین ہے دو امر سے یا تو دو
ورکریگا اس طرح پر کہ انتقال کریگا حلت سے طرف حرمت کی اور حرمت سے طرف
حلت کے یا نہین انتقال کریگا بلکہ بالاستمرار رہیگا مذہب واحد پر پس اگر انتقال
کریگا حلت سے طرف حرمت کے اور حرمت سے طرف حلت کے مثلا تو یہہ منع ہے باتفاق
علماء اہل سنت وجماعت کے ساتہہ دلیل قول اللہ سبحانہ جل شانہ کی الذین

کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما انتہی یعنی وہ لوگ جو کافر ہوئی ہین حلال جانتی ہین اوسکو ایکسال مین اور حرام جانتی ہین اوسیکو ایکسال مین پس یہہ آیت صریح ہی اوس شخص کے مذمت مین جو کبھی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز مین اور کبھی اعتقاد حرمت کا اوسی چیز مین پھر وہ اگر نہین انتقال کریگا ایک مذہب سے طرف دوسرے کی بلکہ باستمرار رہیگا مذہب ایک پر تو یہی تقلید معین ہی پس ثابت ہوا مدعی ہمارا ساتھہ ابطال مدعی خصم کے عقلا اور نقلا پہر ہم کہتی ہین کہ تقلید تین قسم پر ہی قسم اول تقلید تعیین اور یہہ جائز ہی باجماع علماء اہل سنت وجماعت کی جس طرح بیان اوپر گذرا ہی اور قسم ثانی تقلید مخالف ائمہ اربعہ کی اور یہہ باطل اور منع ہی ساتھہ اجماع علماء فقہا اور اصولیون کی جس طرح مرقوم ہوا ہی اول مین اور قسم ثالث تقلید غیر معین اور یہہ مشتبہ ہی درمیان دونون امرون کی یعنی جواز اور ناجواز مین پس ان تین قسمون سی قسم اول درست صحیح اور مفید ہی واسطی عمل کرنی کی اور قسم ثانی اور ثالث غیر صحیح ہی ساتھہ دلیل حدیث شریف کے جو روایت کے گئی ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الامور

ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر مختلف فیہ

فکلہ الی اللہ رواہ احمد انتہی یعنی امر تین ہین ایک تو ایسا امر ہی کہ ظاہر بہلائی اور ہدایت اوسکی پس تابعداری کر تو اوسکی اور دوسرا ایسا ہی کہ ظاہری برائی اور گمراہی

اوسکی پس بچ تو اوسی اور تیسرا امر ایسا ہی کہ مشتبہ ہی بہلای اور برائی مین یعنی مختلف
فیہ ہی درمیان علماء کی پس تو سونپ اوسکو طرف اللہ کے پس تقلید قسم اول کی داخل
ہی امر رشد مین اور قسم ثانی سے داخل ہی امر غی مین اور قسم ثالث داخل ہے قسم ثالث
مین پس جب تقلید معین ہوی امر رشد مین تو واجب ہوا عمل کرنا تقلید معین اور واجب
ہوا ترک کرنا تقلید مخالف ائمہ اور غیر معین کا اور ساتہہ دلیل حدیث شریف وسے
کی جو روایت کی گئی ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الحلال
بین والحرام بین وبینہما امور مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس
ومن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات
وقع فی الحرام والحدیث متفق علیہ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور
درمیان حلال اور حرام کی امور مشتبہہ ہین نہین جانتی اونکو بہت لوگ پس جو
کوئی بچا شبہات سی پس تحقیق بچا لیا اوسنی دین اپنا اور ابروی اپنے اور جو کوئی
پڑا شبہات مین پڑا حرام مین آخر تک بخاری اور مسلم مین ہے بیان اسکا یہہ ہے
کہ قسم اول تقلید کی اون تین قسمون مین سی حلال ظاہر ہی اصلی کہ وہ جائز ہی
بالاجماع اور قسم دوسرے حرام ظاہر ہی اصلی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم
تیسری مشتبہہ ہی درمیان اول و دونوں کی جو مرتکب اوسکا واقع ہوگا حرام مین

پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث شریف سی اور ساتھہ حدیث حسن بن علی بن

ابی طالب کے قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم دع ما

یریبك الی ما لا یریبك رواه ابن حبان فی صحیحه والحاکم والنسائی

والترمذی وقال الترمذی هذا حدیث حسن ذکره فی فتح المبین

شرح الاربعین یعنی کہا حضرت حسن رض نی کہ یاد کیا مینی رسولخدا صلی الله علیه وسلم

سے کہ چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور رجوع کر طرف اوس چیز کی

کہ نہ شک مین ڈالی تجکو یعنی متیقن ہو روایت کیا اسکو ابن حبان نی بیچ صحیح اپنے

کی اور حاکم اور نسای اور ترمذی نی بہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے

ذکر کیا اوسکو فتح المبین شرح الاربعین مین بیان اسکا یہہ ہے کہ قسم اول تقلید

متیقن ہی ساتھہ حلت کے اس لئے کہ وہ جایز ہی بالاجماع اور قسم دوسرے

متیقن ہی ساتھہ حرمت کے اس لئی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم تیسرے

متشکک ہے جیساکہ اوپر گذرا ہی پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث سے اور حقیقت

مین یہہ حدیثین نفس ہین اس آیہ کریمہ کی الا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

یعنی آگاہ ہو تحقیق گمان اور شبہہ نہین بی پروا کر سکتا ہی حق سی یعنی یقین سے

کچھہ پس اس اپنی سی بہی ثابت ہوا جو کچھہ ثابت ہوا پہلی حدیثون سی اس لئے کہ

تقلید تعین متیقن ہی اور تقلید غیر معین متشکک ہے پس تقلید غیر معین نہ لی پر و اگر سکے
کی تقلید معین سے کچھہ اور اسی معنی میں ہی قول اللہ تعالے جلشانہ کا فاتبعوا احسن
ما انزل الیکم من ربکم یعنی پیروی کرو تم اوس حسن چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف
تمہاری رب تمہارے سی پس بلا شبہہ کہ جو متیقن اور راجح اور مجمع علیہ ہے احسن ہے
متشکک اور مرجوح اور مختلف سے پس ثابت ہوی تقلید معین ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت اور قیاس کے علی سبیل الوجوب اور ثابت ہوے
ترک تقلید غیر معین کے جب ثابت ہوئی تقلید معین ساتھہ چارون دلیل شریعت کے
ساتھہ ابطال تقلید غیر معین کی پس ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات
یہی ثابت ہی ان سب سے یہ برہان کہ ہی تقلید مذہب بدع و طغیان ہین برشتہ
زراہ اہل سنت بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت ہین بتی لی براہین و دلایل نہین
رکہتی تمیز حق و باطل نہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس بچاری اجہل مطلق ہین از
بس نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ بدیق کہ ہی تعمیل حق واجب تحقیق اللھم انا
نعوذ بك من هذه الكلمات الفحشاء فی حق المسلمین المومنین
الحمد لله جاء الحق و زهق الباطل زهوقا بیت خوشا باتش بلبل
بیا در بہار بخندید گل دور شد خس و خار اللهم ثبت اقدامنا علی حقیقه

شریعه رسول الله وملة حنیفة الحنیفاء وانصرنا علی القوم المتعصبین

الظالمین **فصل** در تعزیر منتقل مذہب نقل کیا ہی صاحب حموی نی شرح اشباه

نظائر مین کتاب تعزیر مین وفی الفتح قالوا ان منتقل من مذهب الی مذهب

اجتهاد ثم یستوجب التعزیر انتهی یعنی کتاب فتح مین ہی کہ کہا ہی فقہا نی انتقال

کرنیوالا ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کے گناہ کار لایق تعزیر کی ہی اور کہا

ہی فتاوی عالمگیری مین باب تعزیر مین حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی رحمهما

الله یعزر کذا فی جواهر الاخلاطی انتهی یعنی جو حنفی المذہب انتقال کری

طرف مذہب شافعی کے تعزیر دیا جاوی اسی طرح ہی جواہر اخلاطی مین اور

لکہا ہی شرح درمختار مین نیچی قول المنتقل الی مذهب الشافعی یعزر کی فان

العلماء حاشاهم الله تعالی ان یریدوا الازدراء بمذهب الشافعی وغیره

بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب

بمذهب المجتهدین ویدل علی ذلک ما فی القنیة ناقلا من بعض

کتب المذهب لیس للعامی ان یتحول من مذهب الی مذهب یستوی

فیه الشافعی والحنفی انتهی یعنی تحقیق علماء پاک رکہی اونکو الله تعالی

جل شانه وعم نواله ہجو کرنے مذہب شافعی وغیرہ سی بلکہ لکہی ہین یہہ عبارت تعزیر

کی واسطی منع کرنیکی انتقال سی واسطی خوف کرنی کی لعب اور لہو سی ساتہہ مذہب
مجتہدین کی اور دلالت کرتی ہی تعزیر پر عبارت قنیہ کی جو منقول ہی کہ بعض
مذہب سے کہ نہین جائز ہی واسطی عامی کے انتقال کرنا مذہب سے طرف دوسرے کی برابر
ہین اسمین شافعی اور حنفی یعنی حنفی حنفی مذہب پر ہی اور شافعی شافعی پر سوال اگر
کوی کہی کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح حنفی مذہب سے انتقال کیا طرف شافعی کی اور
شافعی سی طرف حنبل کی پہر اگر انتقال سے تعزیر ہوا تو کیا کریں جواب کہتی
ہین ہم یہہ اول تو صحیح المسند ہی نہین ہی اگر بالفرض و تسلیم یون نہین ہی تو
کہتی ہین ہم مطلب تعزیر سے یہ مراد ہی کہ مذہب اول اور ثانی کو خلط ملط کری اور
مذہب ایک پر استقرار نہ پکڑی یہ اعتراض فی الواقع ہم پر نہین بلکہ تمپر ہی اسلئی کہ تم
تو حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کو بہت برا سمجہتی ہو اور آپ محمدی کہلاتی ہو اسی
جس طرح اور فرقی توحیدی اور محمدی کہلاتی ہین پس مابہ الامتیاز درمیان تمہاری
اور غیر فرقون مین کچہہ بہی نہین اور اہل سنت اور جماعت نے غیر فرقون سی جدا ہونے
کی لئی ان چار مذہبون کو اختیار کیا ہی تا کہ عوام الناس واقع نہون ضلالت
اور گمراہی مین اور سبحان اللہ کیا خوب دعوی ہی آپکا کہ تقلید کرنی مذہب کے بدعت
اور گمراہی ہی اور دلیل لاتی ہو کہ پیر جیلانی شافعی مذہب سے حنبلی مذہب ہوئی

اب اسی دلیل تمہاری سے ثابت ہوا تقلید مذہب کے اس لئی کہ پیر جیلانی حنبلی
مقلد تو ہین تمہاری قول سی پس دو دلیل تمہاری دعوی تمہارا جو کہتی ہو ابیات
یہی ثابت ہے اون سے بے برہان + کہ ہی تقلید مذہب شرع و طغیان ہی یہہ سب
مجتہد پر سب بہتان + انکی باتین ہین بدعت و طغیان + نہیں اتنا سمجھتی ہین یہہ
زندیق + کہ ہی تعمیل حق واجب بہ تحقیق + الحمد لله ثابت ہوا مدعی ہمارا ساتھ
ابطال مدعی خصم کی اب کافی ہی واسطی ہماری یہہ حدیث شریف من قال لمومن
یا کافر فہو اولی بہ

باب ثانی امام اعظم کی فضیلتون مین

بطریق اختصار کی لکھا ہی شامی وغیرہ مین تحقیق
امام اعظم رحمة الله علیه پیدا ہوی تہی ۸۰ سنہ اسی مین بعد ہجرة النبویہ کے اور عمر
آپکی ستر برس کی تہی اور انتقال کیا ہی آپ نے اس دار الفنا سی طرف دار البقا کی
۱۵۰ سنہ ڈیڑ سو ہجری مین اور پیدا ہوی تہی امام مالک رح ۹۰ سنہ نوی مین اور
عمر آپکے ۸۹ نواسی برس کی تہی اور فوت ہوی ہین سنہ ایکسو اوناسی مین اور پیدا ہوے
ہین امام شافعی رح ۱۵۰ سنہ ڈیڑہ سو مین اور عمر آپکے ۵۴ چوّن برس کے تہی اور رحلت
کی ہی آپ نے ۲۰۴ سنہ مین اور امام احمد حنبل رح پیدا ہوی ہین ۱۶۴ سنہ ایکسو چونسٹھ
مین اور عمر آپکے چوہتر برس کے تہی اور فوت ہوی ۲۴۱ سنہ دو سو اکتالیس

اور لکھا ہی در مختار مین تحقیق امام اعظم رح نے سنا ہی حدیث کو سات صحابہ
سی اور ملاقات کی ہی ہشت صحابہ سی اور نقل کیا ہی ملا علی قاری رح نے شرح موطا
امام محمد رحمۃ اللہ مین اور خوارزمی نے مسند مین کہ اجماع ہے علما کا تابعیۃ ابی حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ پر اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی رح نے شرح صحیح بخاری مین کہ
دیکھنا امام حنیفہ رح کا صحابی کو اور روایت کرنی اوس صحابی سی دونون ثابت
ہین بالضرور اورنہ مانا جاوی قول اسکی منکر کا اور حال عبادت امام صاحب رح
کا در مختار مین لکھا ہی کہ تحقیق امام صاحب نے پڑہی ہی نماز فجر کی ساتھ وضو
عشا کی چالیس برس اور پچپن حج کئی ہین اور خواب مین آپ کو سو دفعہ دیدار
الہی ہوا ہی اور لکھا ہی شامی مین کہ اس مسئلہ کو ذکر کیا ہی حافظ نجم غیطی
نے کہ تحقیق امام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا مینے اللہ تعالی کو خواب مین ننانوین ۹۹
بار پہر کہا مینے اپنے نفس مین اگر اب دیکھون کا خدا تعالی کو تو سوال
کرونگا اللہ تعالی سے یہ کہ کون سے چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت
مین عذاب تیری سی کہا امام صاحب نے پہر دیکھا مینے خدا تعالی کو اور سوال
کیا مینے یا رب بلند ہی عزت تیری اور پاک ہین نام تیری اور مقدس ہے ذات
تیری کون سی چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت مین عذاب تیرسی

پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو کوئی صبح اور شام پڑھے اس دعا کو تو وہ بخشا جاویگا
اور وہ دعا یہ ہے من قال بعد الغداۃ والعشاء سبحان الواحد الاحد
سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من
بسط الارض علی ماء جمد سبحان من خلق الخلق فاحصاہم عدد
سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ
ولا ولد سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نجا
من عذاب اور کہا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الناس کلہم
عیال لحنیفۃ فی الفقہ یعنی جمیع آدمی اہل اور عیال ہیں ابی
حنیفہ کی فقہ میں اور اسی قول کو ذکر کیا ہے سیرت شامی اور ابن حجر مکی اور
شیخ عبد الحق دہلوی اور مجدد الف ثانی وغیرہم نے اور لکھا ہے روضۃ
میں کہ امام شافعی رح نے پڑھی نماز فجر کی نزدیک قبر امام اعظم رح کی ترک کیا جہر
بسملہ کو اور نہ پڑھا قنوت کو واسطے ادب کی اور کہا ہے امام شافعی رح
نے اگر حاجت پڑتی ہے کوئی مجھکو تو میں جاتا ہوں قبر ابی حنیفہ پر اور پڑھتا
ہوں میں دو رکعت نفل پھر مانگتا ہوں بیچ دعا خدا تعالی سے پس جلد
بر آتی ہے حاجت میرے اور کہا ہے امام احمد بن حنبل رح نے کہ تحقیق ابو حنیفہ صاحب

تھی علم اور تقوی اور زہد مین ایسی کہ نہین پونہچا ہی اونکو کوی اور کہا ہی
ابن مبارک محدث فقیہ نی تحقیق نہین کوی شخص لایق امام ہونی کی بڑہکر
ابی حنیفہ رحمہ سی اسواسطی کہ یہہ تھی بڑی عالم اور متقی اور پرہیزگار اور فقیہ
اور دانا اور زاہد اور عابد اور لکہا ہی ردمحتار مین ان اباحنیفۃ النعمان
من اعظم معجزات المصطفی بعد القرآن اشتہار مذھبہ بل عامۃ
بلاد الاسلام بل فی کثیر الاقالیم والبلاد لا یعرف الامذھبہ
کبلاد الروم والھند والسند وماوراء النہر وسمرقند والملوک
السلجوقیون وبعدھم وخوارزمیون کلھم حنفیون انتہی تحقیق
ابو حنیفہ اعظم معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد قرآن کی مشہور ہے
مذہب اوسکا تمام ملک اسلام بلکہ بہت ولایتون مین اور شہرونمین نہین
معروف ہی کوئی سوای مذہب ابی حنیفہ کی مثلا روم اور ہند اور سندہ اور
ما وراء النہر اور سمرقند مین اور بادشاہ سلجقی اور خوارزمی کل حنفی ہین اور
کہا ملا علی قاری نی رسالہ جواب فقال مین ان اتباع ابی حنیفۃ
قدیما وحدیثا فی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم
وماوراء النہر وولایۃ الھند والسند واکثر اھل خراسان

وعراق مع وجود کثیرین فی بلاد العرب بالاتفاق واظن

انهم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند المهندسین بالاتفاق

انتهی یعنی تحقیق اتباع ابی حنیفہ کی بہت زیادتی پر ہی تمام شہرون مین

خصوصا شہرون روم اور ماوراء النہر اور ولایت ہند اور سندہ اور

اکثر اہل خراسان اور عراق مین باوجود موجود ہونی بہتون کی شہرون

عرب کے مین بالاتفاق اور گمان کرتا ہون مین کہ بلاشبہ حنفی ہونگی دو تہائے

تمام مسلمانون کی بلکہ اکثر نزدیک مہندسین کے بالاتفاق اور کہا ہی ابن حجر

مکی کہ صحیح ہے یہہ حدیث ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ یعنی دنیا کے آرائش اٹھ

جاویگی ڈیڑہ سو برس مین اسلئے علماء نے شان ابی حنیفہ پر اور کہا ہی شمس الدین ایمہ کردری نے تحقیق یہہ حدیث محمول ہی

ابی حنیفہ پر اسلئے کہ فوت ہوی ہین ۱۵۰ سنہ ڈیڑہ سو مین اور لکہا ہی شامی

مین کہ روایت کی ہی مسلم نے ابی ہریرہ سی لو کان الایمان عند الثریا

لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ یعنی اگر ہوتا ایمان

نزدیک ثریا کی البتہ جاتا اوسکو ایک رجل ابناء فارسی یہان تک لاتا اوسکو

اور روایت کی ہی شیخین نے ابی ہریرہ سی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والذی نفسی بیدہ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل من

من ابناء فارس یعنی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے مجکو خدا تعالی کی کہ جان میری قبضے اوسکی مین ہے اگر ہوتا دین معلق ساتہہ ثریا کی البتہ لاتا اوسکو ایک شخص ابناء فارس سی اور نہین ہی مراد فارس سی بلاد معروف بلکہ ایک قبیلہ ہی عجم سی اور تحقیق ہی دادا ابی حنیفہ کی قبیلہ فارس سے اتفاق ہی اکثر و نکا اسپر اور کہا ہی حافظ سیوطی نی یہہ حدیث جو روایت کی شیخین نے صحیح ہی واسطی اشارہ کی طرف ابی حنیفہ کی اور شرح المشکوٰۃ منقول ہی علامہ شامی سی جو شاگرد ہین حافظ سیوطی کی تحقیق جو حدیث مروی ہی شیخین سے شان ابحنیفہ مین ہی نہین شک اسمین تمام ہوا مطلب ومختار کا لیکن جب سند ون شریعت کی بخوبی رد اور مردود ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی **ابیات** بوحنیفہ کی فضل مین یعنی ٭ وضع کرتی ہین بات بہمعنی ٭ نسبت افضل البشر مہمات ٭ کرتی ہین آہ اپنی موضوعات ٭ بوحنیفہ کی وصف حدیث مین ٭ نہ لکہین بے سند خرافاتین ٭ ہین یہہ سب مجتہد پرست میان انکی باتین ہین بدعت وطغیان ٭ یہہ ہی مثل روافض سفاک ٭ مدح وذم مین ہوے تمام ہلاک ٭ سمجہو اہل تواصفہ حال ٭ ہو گئی ہین یہہ مستحق ضلال ٭ نعوذ باللہ من ذلک امام صاحب کے تعریف کرنی خرافاتین ہین اور گمراہی اور ضلالت ہے اور دیکہا جا

انصاف سی اس طاغی لامذہب باغی فی لیا کیا جھوٹ اور بہتان لکھا ہی اور
مینی تو اس رسالہ مین تہوڑا سا حال کذب و سکی کا لکہا ہی اور امام رحمۃ اللہ علیہ
کی تعریف مین مسافران کرام یہہ شعر کہتی ہین ہ حسبی من الخیرات ما
اعدوتہ ٭ یوم القیامۃ فی رضا الرحمان ٭ دین النبی محمد خیر الوری ٭ ثم اعتقادی
مذہب النعمان ٭ اور لکہا ہے مختار شرح در مختار مین اور اسی طرح ہزار ہا کتب
مین امام اعظم رحہ کی بہت بہت مناقب لکھی ہین اگر کسی کو رغبت ہو تو
مطالعہ کری کتاب خیرات الحسان فی ترجمۃ حنیفۃ النعمان جو تصنیف ہے
علامہ ابن حجر مکی کی اور کتاب تبیض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہی علامہ سیوطی کی اور کتاب تنویر صحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہی علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی کے اور کتاب انتصار لامام ائمۃ
الامصار جو تصنیف ہی سبط ابن جوزی کی اور کتاب عقود الجمان فی مناقب
النعمان جو تصنیف ہی محمد بن یوسف شامی شافعی کے اور قلائد العقیان فی
مناقب ابو حنیفۃ النعمان وغیرہا کا پس اب چشم انصاف اور غور سی دیکھنا
چاہی کہ ثابت ہوی تابعیت ابی حنیفہ رحہ تو ظاہر ہوی فوقیت ابی حنیفہ رحہ کے
کی آئمہ ثلاثہ پر ساتھہ دلیل قولہ علیہ السلام کی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم

چنانچہ کہا ہی ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر مین والحاصل ان التابعین افضل

الامة بعد الصحابة لقوله علیه السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم

ثم الذین یلونهم فنعتقد ان الامام الاعظم والهمام الاقدم ابا حنیفة

رضی الله تعالی عنه افضل الائمة المجتهدین واکمل الفقهاء فی علوم الدین

ثم الامام المالک رضی الله تعالی عنه فانه من اتباع التابعین ثم الامام

الشافعی رح لکونه تلمیذ الامام المالک بل تلمیذ امام محمد ثم الامام احمد

بن حنبل رح فانه کالتلمیذ للشافعی رحمهم الله علیهم اجمعین آمین یا ارحم الراحمین

خاتمہ والسلام علی من اتبع الهدی بعد سلام برہ روشن ضمیر النامخفی و محتجب
نرہی کہ اس ہیچمدان نی طالبعلمی کے دنونمین اس رسالہ کو تالیف کیا ہی ساتھہ اختصار
کی بسبب عدم فرصت اور کم میسر ہونی کتابون کی لیکن بوجود اختصار کی بقصد سے مثل
مطولات کی یہان تقلید مین واسطی اولی الابصار کی اور مینی ترجمہ مین لفظ لفظ
کا لحاظ نہین کیا ہی کوی اسپر اعتراض نکری بلکہ مطلب لکہا ہی اور زبان
اردو مین کہا گیا ہی واسطی سمجہنی عوام الناس کے **تنبیہ** اور جاننا چاہیے
لفظ عامی کا جو مسطور ہوا ہی اول مین مقابل ہے مجتہد کی اب اس سے
چاہیئن شرطین اجتہاد کی کہ ہو عالم حاوی کتاب الله کی ساتھہ معانی اور اسکے

کی لغۃ اور شرعا اور حاوی ہو اوسکی اقساموں پر مثل خاص اور عام
اور مشترک اور ماول کی اور مثل ظاہر اور نص اور مفسر اور محکم کے
مثل عبارت النص اور اشارت النص اور دلالت النص اور اقتضاء النص کے
اور مثل خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کی اور مثل حقیقت اور مجاز اور تصریح
اور کنایہ کی اور مثل معرفت موضع اور معانی اور ترتیب اور احکام کے اور اسی طرح
یہہ اسی قسام ہوتی ہین اور مثل ناسخ اور منسوخ کے اور حاوی ہو علم حدیث پر مع اقسام اوسکے
کی مثل حسن اور صحیح اور مرسل اور موقوف اور مقطوع اور منقطع اور مدرج اور مشہور
اور غریب اور معنعن اور مفصل اور شاذ اور منکر اور معلل اور مدلس اور مضطرب
اور مقلوب اور موضوع اور مثل ناسخ اور منسوخ کی اور حاوی ہو معرفت اجماع اور
جمیع مواقع اجماعوں پر اور اقوال صحابہ اور مجتہدین پر اور اختلافات اور مروج اور
غیر مروج پر اور جرح اور قدح پر اور تمام وجوہ قیاس پر اور اسیطرح بہت شرائط جو ہین
مذکور علم اصول ہین اور حال قیاس کا یہہ ہے چنانچہ تصریح کی ہے علمانی جیساکہ نقل کیا ہی صاحب
بحر الرایق نی رسالۂ زینیہ من ان باب القیاس مسدود فی زماننا انما للعلماء النقل
من اهل مذهبهم من کتب المعتمدہ کما صرح بہ ور دروازہ قیاس کا بندی زمانہ ہمارے
نہ ہزارین بیست و اسطی علمار نقل ہی اپنی اپنی مذہب سے جیساکہ تصریح کیا علمانی اسی مسئلہ کو

اور کہا صاحب مختار نے مجتہد مطلق کم ہی زمانہ ہمارے میں پھر اگر تمام شرائط کسی میں پائی جاویں

تو وہ مجتہد ہے اور نہیں ضرور ہے اوسپر تقلید کرنی کسی اور مجتہد کی اور باقی سب مسلمانوں پر تقلید ضرور

اور لابد ہے اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت

الوهاب هذا خاتمة ما قصدته وتمام ما اردته ونسئل الله العافية في الدنيا والاخرة وان يختم

لنا بالحسنى ويبلغنا المقام الاسنى ويحفظنا من هذا المحل الادنى ويرزقنا المكان الاعلى فانه

الناصر والمولى والحمد لله اولا واخرا والصلوة على نبيه محمد ظاهرا وباطنا وعلى آله واصحابه

وائمة المجتهدين وعلى الامام الاعظم الهمام الاقدم ابي حنيفة رضي الله عنه افضل الائمة المجتهدين

واكمل الفقهاء في الدين وعلى تابعيهم اجمعين امين يا رب العالمين اللهم اغفر وارحم لمؤلفه

تمت

ولوالديه ولكاتبه ولقاريه وسامعه ولمحبيه يا ارحم الراحمين

اللهم ارنا الحق حقا و الباطل باطلا منصف پر بصیرت پر واضح ہوگا کہ فقیر نے ہر دو رسالہ تقریر الحق و حق البیان کہ رد تقریر الحق ہے
دیکھی واضح ہوا کہ مؤلف تقریر الحق نے تحریف اور کذب کو اختیار کیا اور مدعی ضلالت جم غفیر کا ہو کر کلمات لا یعنی شان محققان
اہل سنت الجماعت میں کہی و زوال ایمان اپنی سی تہ ڈرا اور نہ کوئی عبارت کتب معتبر و سنی و اسطے تصدیق اپنی دعوی کی نقل کی اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بغیر تحقیق کے جو لبن آیا وہ لکھدیا اور دراصل یہ امر ہے اور عبارت منقولہ مولف حق البیان منقولہ اور مقبولہ عند اہل سنت
و جماعت ہیں اور مندرج ہیں کتب معتبرہ میں اور دراصل نزدیک فقیر کی محقق صراط مستقیم تقلید معین ہے کہ مورد اتبعوا السواد الاعظم الحدیث
کا ہی اور منکر جو اس سے الگ ہوا او سے خوف کہ اہی کا ہی ہکذا علمنی ربی والھمنی حقی فقط
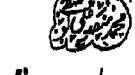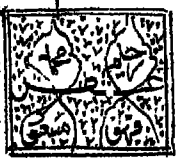
رسالہ حق البیان فی ازالۃ البہتان مولفہ مولوی محمد ابراہیم صاحب فی الواقع صحیح اور درست ہی اور روایات
مندرجہ رسالہ مذکورہ کتب معتبرہ میں موجود ہیں اور بیشک تقلید شخصی ائمہ اربعہ کی لازم اور ضرور ہی
اور منکر اسکا منحرف صراط مستقیم سے ہی التقلید واجب علی کل مسلم و مسلمۃ لامام واحد والزامہ ایضا وعلیہ اجماع السلف والخلف
کما صرح بہ المتون والشروح لا حاجۃ الی تفصیلہ ولو نقل الحنفی الی مذہب غیرہ کالشافعی وغیرہ یعزر کما فی فتاوی برھنہ
ولم یقبل شہادتہ ولو کان عالما کذا قال الفاضل الاجل مولوی شمس الدین بن محمد الخراسانی السمرقندی القھستانی فی جامع الرموز
کما فی اخر الجواہر
رایت ھذہ الرسالۃ من مقامات متعددۃ فوجدتھا حسنا حصینا لرد المخالفین کما لا یخفی علی الماہرین
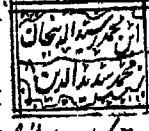
رسالہ حق البیان را دیدم مضمونش نزد من صحیح است کہ از تقلید سلف گریز نیست و لا مذہبان از تقلید سلف استنکاف
نمودہ بتقلید خلف مبتلا شدند و رسالہ منظومہ مردود غیر منتظم مولفہ محمد اکبر شاعر بحکم و الشعراء یتبعہم
الغاوون الم تر انہم فی کل واد یہیمون و انہم یقولون ما لا یفعلون مملو از اکاذیب و افترا است گو او و اعوانش
اغوا و فریب مردم بی علم ارادہ کردہ این قافیہ بندی کردہ اند و خود مقابلہ کتاب و سنت دریدہ عمل با بحدیث کردہ زند لیکن خود را
بیسر مقلدان کتاب و سنت بستند و بہتی زبان زدہ و نور اللہ شوستری قدم بیشترہ اند اگرچہ ابو حنیفہ بوضع و تصنیف علم کلام کہ از
توابع عبد اللہ بن سبا را کہ در تمام امت شیوع یافتہ بود بند از بیخ و بن برکندہ مسعود حق ایشان شدہ بود و ذریۂ ابن سبا بسبب ابو حنیفہ
واہ عناد دادہ بہر گونہ افترا بندی بر ایشان کردہ بودند حالا شدہ شدہ طریقہ ایشان در اہل سنت ہم جاری شدہ چونکہ بسبب سند
اتفاق ائمہ اربعہ در اصول کلام طاقت دم زدن در اصول نیافتند در فکر ہدم فروع حنیفہ افتادند تا چون در فروع اعتقاد غلطی ابو
حنیفہ بہم رسد طمانیت در باب عقاید ہم برخیزد کہ در ان ہم ابو حنیفہ از کتاب و سنت تخلیط اصول عقاید کرد گو بسبب اجماع دخل
نیافتند و گو فروع حنیفہ ہم ماخوذ از کتاب و سنت باشند اما بحکم حبک للشیء یعمی و یصم قاطبۃ در توہین و تغلیط فروع
حنفیہ افتادند و از مقابلہ کتاب و سنت نہ اندیشیدند نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا خدای تعالی از
از مکاید نفس امارہ رہانیدہ براہ راست سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم گرداند آمین فقط و اللہ اعلم بالصواب کتبہ

رایت ھذہ الرسالۃ المسماۃ بحق البیان فی ازالۃ البہتان فوجدت ما فیہا
مطابقا لما فی الکتب المعتبرۃ المتداولۃ وصوقنا ما علیہا المسئلۃ والحق واللہ اعلم حررہ [illegible]

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

Date	No.	Date	No.